کا پیدا کردہ ہے۔

رب العالمین کی ہستی ہم پر ہر طرح ثابت ہے لیکن اُس کے وجود کی ماہیت کا ہم کو کوئی علم نہیں۔ پس جس چیز کی ماہیت سے ہم بے خبر ہیں اس میں کسی ایسے کو فرض نہیں کیا جا سکتا جس کا فرض کرنا اس چیز کی ماہیت جاننے پر موقوف و منحصر ہو۔ یا مثلاً ہم خدائے تعالیٰ کو جاہل بہرا گونگا فرض نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ صفات حسنہ نہیں ہیں۔ اور اس کی صفاتِ حسنہ علم سمع کلام کے منافی ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ ہم خداوند تعالیٰ کی صفاتِ حَسنہ کاملہ کے آثار موجوداتِ عالم میں دیکھکر اُن صفات کو اُن ہی لفظوں اور ان ہی ناموں سے تعبیر کرتے ہیں جن کو ہم اپنی زبان میں بولتے اور سمجھتے ہیں۔ لیکن ان لفظوں اور ناموں کا مفہوم وہ ناقص مفہوم نہیں ہوتا جو مخلوقات کیلئے استعمال کرتے ہوئے مراد لیا جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ سبحانہ وتعالیٰ عما یقولون علوا کبیرا (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۵) جیسی جیسی نالایق باتیں لوگ خدا کی نسبت کہتے ہیں وہ انسے پاک اور برتر ہے ؎

ماہ ذی الحجہ کے فضائل اور مسائل

(از مولوی محمد امین صاحب مبارکپوری متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

یہ مضمون آئندہ نمبر کے مناسب تھا، لیکن چونکہ وہ پرچہ غالباً۔ از ذی الحجہ بلکہ بعض مقام پر اور بھی دیر میں پہنچے گا اسلئے مجبوراً ہم اس کو اسی مہینے میں شائع کر رہے ہیں۔ ناظرین اس کو محفوظ رکھیں۔ اور آنیوالے مبارک مہینہ میں اس مفید مضمون سے فائدہ اٹھائیں۔ (اڈیٹر)

ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لیکر دس تاریخ تک کو عشرۂ ذی الحجہ کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں اس عشرہ کی بڑی فضیلت آئی ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَامِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ (ترمذی) یعنی نہیں ہے کوئی دن کہ جن میں عمل کرنا اللہ پاک کے نزدیک زیادہ پیارا ہو عشرہ ذی الحجہ کے دنوں سے یعنی ان دس دنوں میں نیک عمل کا بڑا مرتبہ ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا جہاد فی سبیل اللہ سے بھی زیادہ افضل ہے؟ فرمایا کہ ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے بھی زیادہ افضل ہے مگر جو شخص جان اور مال ومتاع لیکر جہاد میں گیا اور اسمیں سے کوئی چیز پھر کر واپس نہ آئی بلکہ جان اور مال سب وہیں خرچ ہو گیا (البتہ اسکے مرتبے سے تو زیادہ نہیں ہے باقی سب عملوں سے اس عشرہ کے عملوں کا مرتبہ زیادہ ہے) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَامِنْ اَیَّامٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَلَا الْعَمَلُ فِیهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ من هٰذِهِ الْاَیَّامِ یعنی مِنَ الْعَشْرِ (ترغیب ترہیب) یعنی نہیں ہے کوئی دن افضل اللہ عزوجل کے نزدیک اور نہ کوئی عمل زیادہ پیارا ہے اللہ کے نزدیک ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں سے

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ کے نزدیک ان دس دنوں سے بڑھکر محبوب اور عمل کے لایق کوئی دن نہیں ہے پس ان دنوں میں کثرت سے تہلیل و تکبیر و تحمید میں مشغول و مصروف رہنا چاہیے (منتقی) تکبیر کے کلمات یہ ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد اور اوقات کے علاوہ نویں تاریخ کی نماز فجر سے تیرہویں تاریخ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے بعد خاص طور پر ان تکبیروں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ان ایام عشرہ میں یوم النحر بھی ہے یعنی جس دن قربانی کی جاتی ہے اس دن قربانی کرنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے اور بڑی قبولیت کا عمل ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا (مشکوٰۃ) مطلب یہ ہے کہ یوم النحر یعنی عید الضحیٰ کے دن کوئی عمل انسان کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی سے زیادہ پیارا نہیں ہے اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت آئیگا یعنی قربانی کرنیوالے کی نیکیوں کے ساتھ وزن کیا جائیگا تاکہ نیکیوں کا پلہ بھاری ہو جائے اور خون قربانی کا زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک قبولیت کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔ و نیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ھذہ الاضاحی سنۃ ابیکم ابراھیم علیہ السلام قالوا فما لنا فیھا یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ حسنۃ قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ من الصوف حسنۃ (احمد و ابن ماجہ) یعنی قربانی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے صحابہ نے عرض کیا اس میں ہمارے واسطے کیا اجر ہے؟ فرمایا ہر ہر بال کے بدلے ایک ایک نیکی ہے پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر قربانی کا جانور ایسا ہو جس پر بال نہیں ہوتے بلکہ اُون ہوتی ہے تو اسکا کیا حکم ہے آپنے فرمایا اسکی اُون کا جسقدر رواں ہے ہر رویں کے بدلے ایک ایک نیکی لکھی جاویگی۔ بھائیو! یہ بھی واضح ہو کہ اسی جانور کی قربانی عند اللہ مقبول اور باعث اجر و ثواب ہوگی جسکا پاؤں کان و آنکھ صحیح و سالم اور درست ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَۃٍ وَّلَا مُدَابَرَۃٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ (یعنی حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ کہ خیال کر لیا کریں ہم قربانی والے جانور کی آنکھ و کان کا اور نہ قربانی کریں اسکی جسکا کان کٹا ہو خواہ آگے سے خواہ پیچھے سے یا بیچ میں چرا ہو یا سوراخ دار ہو۔

اور براء ابن عازبؓ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ قربانی میں کن جانوروں سے پرہیز کیا جائے تو آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ کرکے بتایا چار سے ایک تو لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ اور دوسرا کانا جسکا کانا پن ظاہر ہو۔ تیسرا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو۔ چوتھا بہت ہی دُبلا جانور۔ غرضکہ قربانی کا جانور ہر طرح صحیح سالم اور تندرست ہونا چاہیئے و نیز صحیح و سالم ہونے کے علاوہ دانت کی بھی شرط ہے چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان (رواہ مسلم) یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی میں دانت[1] والا جانور ذبح کیا کرو۔ ہاں اگر وہ تم کو دستیاب نہ ہو تو خیر بھیڑ کا چھ مہینے کا بچہ ہی ذبح کر دیا کرو۔ بھیڑ کے علاوہ بکری وغیرہ کا بچہ بغیر دنتا ہوا جائز نہیں ہے۔

[1] یعنی دودھ کا دانت گر چکا ہو فتح الباری میں ہے قال اھل اللغۃ المسن الثنی الذی یلقی سنہ ۱۲ منہ

(فائدہ) قربانی ان جانوروں کی ہے اونٹ۔ گائے۔ بھیڑ۔ دنبہ۔ بکری۔ اونٹ میں دس آدمی اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور بکری کی قربانی تنہا ایک آدمی اپنی طرف سے کرے یا اپنے گھر بھر کی طرف سے دونوں جائز ہے۔ قربانی کرتے وقت یہ دعا پڑھے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ [۱] . . . بسم اللہ اللہ اکبر کہکر جانور ذبح کر دینا چاہیے۔ قربانی نماز عید کے بعد کرنی چاہیے ورنہ مقبول نہ ہوگی۔ چرم قربانی اپنے فائدہ کیلئے فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں قربانی کرنیوالا چمڑے کو خود استعمال کرلے تو جائز ہے مثلاً اس کی مشک و مصلی وغیرہ بنائے یا غرباء و مساکین میں اسکی قیمت یا چمڑہ ہی تقسیم کر دے۔

اہل مقدور و مستطیع کیلئے قربانی کرنے کی بڑی تاکید ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان له سعة ولم یضح فلا یقربن مصلانا (ابن ماجہ) یعنی جسکو قربانی کرنیکی وسعت ہو اور پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو ہرگز ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ پس استطاعت اور مقدور ہوتے ہوئے ایسے بڑے اجر و ثواب سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ (فائدہ) جس شخص کو قربانی کرنیکی استطاعت نہ ہو تو وہ بعد نماز عید کے اپنے سر کے بال اور ناخن وغیرہ کٹوالے تو اسکو بھی قربانی کا ثواب ملیگا۔ اور جو شخص قربانی کرنیکا ارادہ رکھتا ہو تو اسکو چاہیے کہ ذی الحجہ کا چاند ہو جانے کے بعد سے اخیر عشرہ تک اپنے بال اور ناخن وغیرہ نہ کٹائے۔ عن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا وفی روایة فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا (مشکوٰۃ) یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ذی الحجہ کا عشرہ شروع ہو اور تم میں جو کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو پس وہ شخص دسویں تاریخ تک اپنے بال نہ بنوائے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ نہ بال کٹوائے اور نہ ناخن ترشوائے۔

(فائدہ) عرفہ کے دن یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا بہت بڑا ثواب ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صوم یوم عرفة یکفر سنتین ماضیة ومستقبلة (منتقی) یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن (نویں تاریخ کو) روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ سال گذشتہ اور سال آئندہ دو سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

نکاح محمدی

نکاح محمدی وغیرہ جن کتابوں کو مفت تقسیم کرنے کا اعلان رسالہ محدث کے دفتر سے کیا گیا تھا عرصہ ہوا کہ وہ کتابیں ہمارے دفتر سے ختم ہو چکی ہیں اسلئے اب کوئی صاحب ان کیلئے ٹکٹ وغیرہ ہمارے دفتر میں نہ بھیجیں۔

(منیجر رسالہ محدث دہلی)

[۱] یہاں ان لوگوں کا نام ذکر کرے جن کی طرف سے قربانی کرنیکا ارادہ ہو ۱۲